سوال

(44) حلال وحرام کی ملی جلی کمائی سے مسجد کے لئے چندہ لینا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس بارے میں کہ بعض مسلمان شراب اور سور کے گوشت کو فروخت کرتے ہیں اور ساتھ ہی حلال چیزوں کی تجارت بھی کرتے ہیں ان سے مسجد کے لئے چندہ لینا کیسا ہے؟ ان کمائی کیسی ہے؟ براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال مذکورہ میں تین امور کے بارے میں استفسار کیا گیا ہے۔

اول یہ کہ ایک مسلمان کا شراب اور سور کے گوشت کی تجارت کرنا کیسا ہے؟

دوم یہ کہ اس سے مسجد کے لئے چندہ لینا جائز ہے؟

سوم یہ کہ اگر وہ ساتھ میں حلال چیزوں کی تجارت بھی کرتا ہے تو اس سے چندہ برائے مسجد جائز ہے؟

(۱) سب سے پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ ہر گز جائز نہیں کہ شراب یا خنزیر کے گوشت جیسی حرام اشیاء کی تجارت کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے تو ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی جو شراب جیسی نجس چیز پیتے ہیں اس کا کاروبار کرتے ہیں یا اس کے پینے پلانے یا لینے دینے میں کسی قسم کا حصہ لیتے ہیں۔ اسے لئے جو مسلمان اس طرح کاروبار کرتے ہیں انہیں اللہ اور اسے کے رسول کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے ایسے کاروبار کو خیر باد کہہ دینا چاہئے اور کوئی حلال کاروبار شروع کرنا چاہئے۔

(۲) جس آدمی کا کاروبار حرام اشیاء کا ہو ایسی چیزوں کا جن کی حرمت کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ بھی نہ ہو اس سے مسجد جیسی مقدس جگہ کے لئے چندہ لینا جائز نہیں۔ قرآن حکیم نے حرام چیزوں کو پلید اور خبیث کہا ہے اس لئے جان بوجھ کر مقدس مقامات میں ایسی کمائی لگانا ہر گز درا نہیں۔ ارشاد قرآنی ہے۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ   ۱۵۷ ... سورۃ الاعراف

''اللہ نے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا اور خبیث اشیاء کو حرام قرار دے دیا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا أَنفِقوا مِن طَيِّبـٰتِ ما كَسَبتُم ... سورة البقرة ٢٦٧

''اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں اس کی کمائی سے خرچ کرو جو پاک ہو۔''

ظاہر ہے جب خرچ کرنے والوں کے لئے یہ حکم ہے تو جو مسجد کے لئے چندہ جمع کرتے ہوں ان کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس مال سے قبول نہ کریں جس کے بارے میں انہیں علم ہے کہ یہ حرام ذریعے سے کمایا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''ان اللہ طیب لایقبل الا الطیب'' (مسلم مترجم ج۳ کتاب الذکاۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف ص ۴۳)

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے۔''

اس سے واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں (مسجدوں) کیلئے پاک وحلال مال ہی کو قبول کرنا چاہیئے۔

(۳) اب رہا یہ مسئلہ کہ جس آدمی کا مخلوط کاروبار ہے یعنی وہ شراب اور خنزیر کا گوشت فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ حلال چیزیں بھی بیچتا ہے اور پاکیزہ اشیاء کی تجارت بھی کرتا ہے تو ایسا شخص اگر مسجد کے لئے چندہ دیتے وقت یہ یقین دلائے کہ وہ مسجد کے لئے جو کچھ دے رہا ہے وہ حلال ہے اور اس میں اس کمائی کا کوئی دخل نہیں جو اسے شراب وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے تو ایسی صورت میں اس سے چندہ لینا جائز ہے لیکن اگر وہ اپنی کمائی خلط ملط کرتا ہے اور حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا اور نہ ہی یقین دہانی کراتا ہے کہ وہ چندہ اپنی حلال کی کمائی سے دے رہا ہے تو ایسے شخص سے بھی چندہ لینے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے شبہات والے کاموں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے اولیٰ وافضل یہی ہے کہ مسجد کی تعمیر خالص حلال کی کمائی کے ذریعے کی جائے اور حرام مال اس کے بنانے میں ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ ہاں اگر کسی کی کمائی کے بارے میں آپ کو علم ہی نہیں تو یہ الگ بات ہے۔ ایسے آدمی کے بارے میں زیادہ کرید کرنے کی بھی ضرورت نہیں اور اس سے چند وصول کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص144

محدث فتویٰ